109186 ـ میلاد اور تہوار منانا اور اس میں کھانا کھلانا

سوال

اگر کوئی شخص ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات قرآن ختم کرے اور فقراء و مساکین کو کھانا کھلائے تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عید الفطر اور عید الاضحی اور ایام تشریق (یعنی ذوالجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ اور چودہ تاریخ) میں لوگوں کا ایک دوسرے کی دعوت کرنا اور کھانے کے لیے جمع ہونا دین اسلام کے شعار میں شامل ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے مشروع کیا ہے.

اور رمضان المبارك میں فقراء و مساکین کو کھانا کھلا کر تعاون کرنا اسلام کی سنت میں شامل ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اسے بھی اس جتنا ہی اجروثواب حاصل ہو گا "

اور پھر فقیر قراء کرام کا ہر وقت ایسی اشیاء سے تعاون کرنا جو ان کے لیے قرآن مجید میں ممد و معاون ثابت ہو صالح اور نیك عمل ہے، جو کوئی بھی اس میں ان کی معاونت کرتا ہے وہ ان کے ساتھ اجر میں برابر کا شریك ہے.

لیکن شرعی تہوار کے علاوہ کوئی اور تہوار بنا لینا مثلا ربیع الاول کی کوئی رات جس میں کہا جاتا ہے کہ یہ میلاد کی رات ہے، یا پھر رجب کی کوئی رات، یا ذوالحجہ کی آٹھارہ تاریخ کی رات، یا رجب کا پہلا جمعہ یا آٹھ شوال جسے جاہل قسم کے لوگ نیکوں کی عید کا نام دیتے ہیں، یہ سب بدعات میں شامل ہیں جسے نہ تو سلف مستحب سمجھتے تھے اور نہ ہی انہوں نے ایسا کیا ہے، واللہ تعالی اعلم " انتہی .

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (25 / 298).